خوشبو کی شاعرہ پروین شاکر......!

محبت کی خوشبو کو شعروں میں سمو کر بیان کرنے والی منفرد لہجے کی شاعرہ پروین شاکر کو ہم سے بچھڑے 25 برس بیت گئے لیکن ان کے الفاظ آج بھی ہزاروں دلوں میں اپنے زندہ ہونے کا احساس دلا رہے ہیں، اور اس عظیم شاعرہ کے ہمارے درمیان موجود ہونے کی گواہی دے رہے ہیں۔ خوشبو کی شاعرہ پروین شاکر 24 نومبر 1952ء کو کراچی کے ایک مذہبی گھرانے میں پیدا ہوئیں، ان کے والد سید ثاقب حسین بھی ایک شاعر تھے۔ انہوں نے انگلش لٹریچر اور زبان دانی میں گریجویشن کیا اور بعد میں انہی مضامین میں جامعہ کراچی سے ایم اے کی ڈگری حاصل کی۔ پروین شاکر کو ایم بی اے کی ڈگری امریکہ کی ہاورڈ یونیورسٹی سے حاصل کرنے کا اعزاز بھی حاصل ہوا۔ پروین شاکر نو سال تک استاد کی حیثیت سے درس و تدریس کے شعبے سے وابستہ رہیں اور پھر بعد میں سرکاری ملازمت اختیار کر لی۔ 1986ء میں کسٹم ڈیپارٹمنٹ میں بحیثیت سیکرٹری خدمات سرانجام دیں۔ جبکہ امریکہ کی ایک یونیورسٹی سے پی ایچ ڈی کی ڈگری حاصل کرنے کے لیے مکمل کیا گیا مقالہ، زندگی کے ساتھ نہ دینے کے سبب پیش کرنے سے قاصر رہیں۔ آپ کو اردو کے منفرد لب و لہجے کی شاعرہ ہونے کی وجہ سے بہت ہی کم عرصے میں وہ شہرت حاصل ہوئی جو بہت کم لوگوں کو حاصل ہوتی ہے۔ آپ نے اپنی خداداد صلاحیتوں کی بدولت قلیل سی متاع حیات میں وہ کارنامے سرانجام دیے جن کی بدولت آپ کو پرائیڈ آف پرفارمنس اور آدم جی کے ایوارڈز کے ساتھ ساتھ ''خوشبو کی شاعرہ'' کے خطابات والقابات سے نوازا گیا۔ پی ٹی وی کے پروگرامز میں بہترین میزبان کی حیثیت سے بھی جلوہ گر ہوئیں۔ وہ اپنی اولین کتاب کی اشاعت سے پہلے ہی ادبی رسالوں کے ذریعے ہزاروں دلوں کو اپنا مداح بنا چکی تھیں، جبکہ 1976ء میں محض 24 برس کی عمر میں پروین شاکر کی پہلی کتاب ''خوشبو''

شائع ہونے پر اس کتاب کو بے حد پذیرائی ملی، اور پروین شاکر کے فکر و فن کی خوشبو چار سو پھیل گئی۔ خوشبو کی مقبولیت کا یہ عالم تھا کہ پہلی اشاعت کے چھ ماہ بعد ہی اس کا دوسرا ایڈیشن چھاپنا پڑا۔ اور کتاب نے تحفوں کی شکل اختیار کرنا شروع کر دی، اس کتاب نے پروین شاکر کے ادبی کیئریر میں نئی روح پھونک دی۔ پروین شاکر نے کچی عمر اور نسل نو کے جذبات کی ترجمانی سے الفاظ اور جذبات کو ایک انوکھے تعلق میں باندھ کر سادہ الفاظ میں نسائی انا، خواہش اور انکار کو شعر کا روپ دیا، گہری شاعری کے اسلوب بیاں نے پروین شاکر کو جلد ہی شہرت کی بلندیوں پر پہنچا دیا۔ پروین شاکر کی ذاتی زندگی پر نظر دوڑائی جائے تو ان کی ذاتی زندگی کا دکھ ازدواجی زندگی کے اختتام پر منتج ہوا۔ انہوں نے کراچی کے ڈاکٹر نصیر علی سے شادی کی جس سے ایک بیٹا مراد علی پیدا ہوا، بعد ازاں ڈاکٹر نصیر سے طلاق لیکر ازدواجی زندگی کو خیر آباد کہہ دیا۔ پروین شاکر کی شاعری کے موضوعات میں جہاں محبت، عورت اور اقدار کا گراں قدر احساس موجود ہے، وہاں ان کی شاعری میں دکھ اور حزن کی کیفیت بھی ابھر کر سامنے آئی۔

میں سچ کہوں گی مگر پھر بھی ہار جاؤں گی
وہ جھوٹ بولے گا اور لاجواب کر دے گا

پروین شاکر کا شمار ان چند ایک خواتین میں ہوتا ہے جنہوں نے خود کو منوایا۔ انہوں نے عورت کے مشرقی احساس، کٹھن، دکھ اور ملال کی جو منظر کشی کی ان سے پہلے کسی شاعرہ نے نسوانی جذبات کو اتنی نزاکت سے بیان نہیں کیا۔ ماں کے جذبات، شوہر سے ناچاقی اور علیحدگی، ورکنگ وومن کے مسائل، ان سبھی کو انہوں نے بہت خوبصورتی سے قلمبند کیا ہے۔ جبکہ ان کی شاعری میں روایت سے